أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأن محمداً عبده ورسوله الذي لا نبي بعده

جمادی الاولی سنه ۱۳ ساله

شماره ۶ جلد ۷

منشور محمدی

منشور رسولان همه محتاج بنامم
توریت بلا توریه انجیل بتجیل

باخاتم و مهر آمده منشور محمد
گویان صفت و سیرت مبرور محمد

فرمان رسولان سلف ساخته مرفوع
تورات و هم انجیل برافتاد ز تجیل

توقیع خطابت منشور محمد
چون گشت علم رایت منشور محمد

قال عیسی ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول الله الیکم مصدقاً لما بین یدی من التوراة ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمه احمد

قیمت سالانه منشوری مع محصول ذاک چهار روپیه جن خیرخواهان دین محمدی کو اسکی خریداری منظور هو ارسال پیشگی سے آگاه فرماوین اور اگر کچهه نوشت وخواند و تحریر مضامین ردوقدح وغیره منظور هو تو ان مضامین کو بخط واضح تحریر فرماکے بنام محمد شریف مهتمم مطبع واخبار منشور محمدی مقام مدراس بغلور روانه فرماوین اگر عالی مهم حضرات کو قیمت یا علیحده روانه فرماوین تو بذریعه توپخانه منی آرڈر یا بکٹ نصف آنه بزیادتی فی روپیه لیکهه کر بصیغه رجسٹری ارسال فرماوین

مثنوی

حمد حق کا زبان پہ جاری ہی
وصف جسکی جناب باری ہی

نعت اسکی زبان پہ ہی ہر دم
وصف جسکی ہی شافع عالم

نام سے جسکے آج کل منشور
اہل باطل کا ہو گیا منصور

ہی یہہ منشور بادشاہانہ
جلوہ افروز جملۂ عالم

اسمین اثبات دین ہی کامل
رد شبہات کجرو جاہل

اسکے انوار سے ہین ہی عجب
شمس گهٹ گهٹ کے گرنے کو کب

شمس تابان کو جب کرے مستور
کیون نہ کوکب دری کرے بے نور

اسکا ایسا ہی لمعہ تابان
ظلمت افشان ہنے ہی نور افشان

اسکے دل سے ہین سب تمنائی
چاہتے سب ہین لیک صیائی

غزل

تازہ مضمونی ز دندان تو انشا کرده ام
ابر و گوہر کیمیا مهیا کرده ام

در ثنای مصطفی تا گشت دهنم حرف سنج
در تکلم صرف اعجاز مسیحا کرده ام

تا قد بالای تو اندر نگاهم جلوه ریخت
اعتراض آبا سپی بر نخل طوبی کرده ام

در قلم بستم چو مضمون تجلی رخت
حرف حرف خویش را هم رنگ موسی کرده ام

تا سر کوی عنبر سای تو دارم بسر
سر بسر در کار خود سامان سودا کرده ام

در نگاه من نمی گنجد جمال یوسفی
رانکه حسن مصطفائی را تماشا کرده ام

تا نهادم پای دل در وادی مدح تو
منزل و ماوای خود فردوس اعلی کرده ام

نیک مستم یابدم از هر چه هستم در سرشت
نیک خو در امحوا کرام تو شاها کرده ام

فیض نازم بجلد و ثنای احمدی
چون سعید اندر دل قدوسیان جا کرده ام

جواب ثانی رعایا سب نے بالاتفاق عرض کی
کہ ہان ہم اسی بات مین راضی ہین خدا حامی ومددگار
آپکا ہے اوسوقت عصر کا وقت قریب ہوگیا تھا حضرت
سلطان المکرم نے اپنی تلوار آبدار کو میان سے باہر کیا
اور داہنے ہاتھ مین دست مبارک کو بند کرکے فرمایا
کہ تم لوگ گواہ رہو اسبات کے کہ مین نے تم سب کے
مشورہ سے اپنی تلوار کو برہنہ کیا ہے اور مین نہین چاہتا
کہ ناحق خلق اللہ کا خون ہو مگر بمجبوری مجکو سخت کام کا
انجام دینا پڑا اب مین اللہ تعالی پر بھروسہ کرتا ہون
کہ اس تلوار کے برہنہ کئے کی شرم اوسکے ہاتھ مین ہے
اور اسوقت اس سے زیادہ اور کوی دعا نہین کہ تم مین
اتفاق ہو سب نے باواز بلند کہا آمین - بارک اللہ یا
امام المسلمین اتنے مین موذن نے عصر کی اذان پڑہی
سب نے کہا لیشارت الیہ -
ترکی تلوار کا برہنہ ہونا الغرض اوسیوقت
سے شمشیر عثمانیہ برہنہ کی گئی اور نماز عصر کی پڑہی
گئی اور پیش امام نے نماز پڑہائی بعد نماز کے بموجب
طریقہ حنفیہ حضرت سلطان المعظم کے حق مین امام نے
دعا پڑہی کہ جس سے ہر ادنی واعلی کا دل رقیق ہوتا تھا
اور آمین اللہ کی صدا بلند تھی -
صاحب خط قسطنطنیہ فرماتے ہین کہ مین بھی اوس جلسہ
مین موجود تھا مینے عصر کی نماز ایسی کیفیت کی کسی
روز اپنی عمر بھر نہین پڑہی نہ کہین دیکھی تخمینا ۲۰ ہزار
آدمی جمع ہوگئے تھے اور بہت لوگ باہر میدان اور باغچہ
مین کھڑے رہے اونکو اندر آنے کی جگہہ نہین ملی اور اکثر
لوگ نواح کے مکان والون نے دور ہی سے اپنے اپنے
مکانون مین نماز کی نیت باندہکر امام کا اقتدا کرلیا تھا
اس باعث سے کہ اول تو عصر کا وقت مقبولیت کا
دوم جمعہ کا روز سیوم حضرت سلطان کا شامل
ہونا چہارم حضرت سلطان کا شمشیر برہنہ کرنا
پنجم ہجوم خلقت کا ہونا غرض بعد نماز کے ہر طرف
لوگ نواح مین آمین آمین کا شور تھا -
بعد فراغ دعا کے حضور سلطان عبدالحمید خان خلد اللہ
ملکہ کی سواری مبارک روان ہوئی اور توپخانہ نے
جو اوسوقت آراستہ تھا سلامی ادا کی سڑک پر ہر طرف
بارک اللہ یا امیر المومنین کا غل تھا اور ہر ایک مکان
دکان کے کرد و نپر خلقت کا ہجوم تھا مغرب کے قریب
محل مبارک مین رونق افروز ہوے اور اسیوقت
سے حکم احکام فوج کے واسطے جاری کئے گئے چنانچہ
وہ تمام شب حضرت سلطان المعظم کو معہ وزیرون کے
اسی انتظام اور بندوبست مین گزری اور راتون
رات احکامات جاری ہوگئے -
صاحب خط قسطنطنیہ کا مقولہ ہے کہ مجکو افسوس آتا ہے
اون نادان اور کم عقل آدمیون پر جو اب حضرت
سلطان المعظم پر حرف ناتجربہ کاری کا لگاتے ہین
کیا کوئی دقیقہ حضرت ممدوح نے باقی رکھا تھا مگر جو کچھ

وقت پیش آرہی ہے یہہ صرف نا اتفاقی کے باعث سے ہی جسکو آخر وقت تک بھی حضرت سلطان المعظم نے فرمایا تھا کہ تم مین اتفاق رہے پس اگر اتفاق رہتا اور نفاق نہوتا تو آج کو یہہ دن کیون پیش آتے - کیا فوج عثمانیہ کو روسی فوج کا ڈر ہوگیا ہے یا فوج روس نے کوئی ایسی فتح عظیم حاصل کرلی ہے جو ترکون کے دلون پر اونکا رعب غالب ہوگیا ہو ہرگز نہین ہرگز نہین یہہ وہی ترک ہین جن تیس ہزار ترکون نے قلعہ قارص کے سامنے سے دیڑھ لاکھہ روسی فوج کو بھگا دیا تھا اور سرحد کے باہر نکال دیا تھا اور یہہ وہی ترک ہین جنہون نے پلونا مین صرف بیس ہزار کی تعداد نوجوان اور نو آموز ترکون سے ازہائی تین لاکھہ روسی فوج کو چہار مہینے تک روکا جسکے کمانیر خود شاہ روس اور پرنس چارلس والی رومانیہ اور گرانڈ ڈیوک سپہ سالار فوج روس تھے اور روس کی وہ آئین دان فوج بلائی گئی تھی کہ جسکا دنیا مین شور مچ گیا تھا لیکن انہین ترکون نے اونکو چار مہینے تک روکا اور مجبور کردیا حالانکہ پلونا کوئی قلعہ نہ تھا نہ کوئی شہر پناگزین تھا نہ پلونا کوئی ایسا مقام تھا جہان بہت سی آبادی ہو بلکہ ایک ویران جنگل مین چہوٹی سی بستی ہے اور ترکون مین سے صرف ایک جنرل غازی عثمان پاشا تھے اور روس کی طرف مجمع کثیر تھا اور چار مرتبہ شاہ روس نے خود شامل ہوکر اور فوج کو سہارا دیکر جمع کیا اور چارون دفعہ شکست کھائی کیا انصاف اسی کے معنے ہین کہ یہہ ترک جو دنیا مین ضرب المثل ہوگئے تھے اور وہ تو رہے درکنار خود حضرت سلطان کو بدظنی سے یاد کرنے لگے - مجکو افسوس آتا ہی اون لوگون کے حال پر جو حضرت سلطان المعظم کی محنت و مشقت کو چند ہی روز مین بھول گئے اور اونکو یاد نہین رہا کہ حضرت سلطان المکرم کو ایک دن بھی چین اور آرام سے نہین گذرا اکثر تمام راتین بیدار مین گذاردین چنانچہ قارص جانیکے وقت کیا کیا کام حضرت سلطان المعظم نے کئے مین اللہ رحمت کرے انکے حال پر اور برکت دے انکی عمر مین - لوگون کو ایسا برگشتہ نہونا چاہئے اور نہ اسبات پر بھروسا کرنا چاہئے کہ روس غالب ہوگیا اسکو غلبہ نہین کہتے اگر روس لڑتا ہوا آتا تو اوسوقت البتہ روس کا غالب ہونا کہا جاتا تو مناسب تھا صرف پلونا کے مقابلہ مین چار مہینے روسی فوج رکی رہی مین سچ کہتا ہون کہ ترکون کے آگے روسیون کی کچھ حقیقت نہین ہے مگر مجبوری اسبات سے ہوگئی کہ اونکو امداد نہ پہونچی قارص کی طرف بھی یہی معاملہ پیش آیا اور بلگیریا مین بھی ایسا ہی ہوا اگر مدد پہونچتی جاتی تو روسی فوج کا اتنا حوصلہ نہ تھا جو ترکی فوج کے مقابلہ مین ٹہہر سکتی بلکہ مین نے بچشم روایت سنی ہے کہ آخر حملہ شاہ روس نے اس خیال سے

کرایا تھا کہ جسقدر طاقت ہے صرف کردی جاے چاہے کل فوج کٹ جاے اگر اسمین پلونا فتح ہوگیا تو فہو المراد ورنہ سلطان سے صلح کرنے کا سوال کرونگا اور جو سلطان اس امر کو منظور نکریگے تو اپنے ملک کو واپس جاونگا اور بعد دو سال کے اپنی طاقت کو پورا کرکے پھر لڑونگا لیکن غدا یتعالی کو اسی طرح منظور تھا اب منصف لوگ انصاف کرین کہ پلونا سے ادہر کوی مقابلہ ترکون سے نہین ہوا روسی بلا دقت اودریانوپل اور اوس سے آگے تک چلے آئے اگر ترکون سے مقابلہ ہوتا کیا روسی آگے آسکتے ہرگز نہین۔ کشف الاخبار بمبئی

رہای ترکان

برلین کا اخبار (دوفوس) بحوالہ ایک تار برقی مقام بچارست کے تحریر کرتا ہی کہ گورنمنٹ رومانیہ نے کل ترکی قیدیون کو چھوڑ دیا اہل رومانیا ان ترکی قیدیون کی دیر ہونے کی بڑی تعریف کرتے ہین اور یہہ بھی کہتے ہین کہ حالت قید مین یہہ قیدی نہایت عجز کے ساتھہ رہے اور اپنے محافظون کو سرمو تکلیف نہین دی۔ اور اخبار الجوائب مین لکھا ہی کہ گورنمنٹ سرویہ نے چار ہزار ترکی قیدیون کو چھوڑ دیا۔

مہاجرین آجکل قسطنطنیہ مین سوا اون لوگون کے جو سکنائے شہر کے یہان مہمان ہین ایک لاکھہ ۱۰ ہزار کے قریب مہاجرین ہین ۔۔ ہزار آدمیون کو مجلس اعانہ انگلنڈ کہانا کھلاتی ہے اور جو لوگ شہر مین بطور مہمانون کے ہین وہ بھی دس پندرہ ہزار سے کم نہین۔ ایک جہاز خاص مہاجرینون کے لانیکے واسطے بندر سلانیک مین اور چھہ جہاز وارنا پر مقرر ہوے ہین تاکہ وہ مہاجرین کو طرزرون اور سینوب شام اور ایشاے کوچک کو سوار کرکے لیجائین۔ چونکہ ہر جگہہ سے مہاجرین بکثرت آتے ہین اور اون کشتیون کو اتنی فرصت نہین کہ وہ قسطنطنیہ کے مہاجرین کو بھی لیجا سکین اسواسطے ۹ کشتیان اور مقرر ہوے ہین تاکہ اونکے لانے اور لیجانے مین دیر نہو باعث کثرت آدمیون کے بیماری کا بہت زور ہے۔

قسطنطنیہ عزہ منہ۔ انگریزی بیڑہ جہازات آہنی ورزش کے لئے مقام ازمدت سے نکل چکا ہے اور توزلا مین لنگر انداز ہوگا اور دو روز کے عرصہ مین مقام ازمدت کو مراجعت کریگا۔

رومیلیہ مین مسلمانون کا دنگہ ہنوز ترقی پذیر ہے۔

قسطنطنیہ ۲ منہ حضور سلطان المعظم نے عام لوگون کی گزبڑ کو دبانے کے لئے باطوم واسکودری وغیرہ مین افسرون کو بھیجے ہین

بمبئی ۲ منہ۔ قلت آب کے سبب سے تالابون مین ہم مالکہ کی دوسری تکزی فوجکی ابتک بمبئی سے روانہ نہین ہوی پانچ جہاز آگے نکل چکے اور باقی آج شب کو جانے والے ہین

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین کارپردازان کے اہتمام سے چھپا

بین عروج ہمتم در وصف معراج نبی
عرش اعظم را پی مسکن تمنا کردہ ام
از کمر قائم میان و در نطق ثابت شد دہان
خوشترک اعجاز حق این معما کردہ ام

خوش معاملگی

بخدا ہمارا دل نہین چاہتا کہ ہم اپنے خریداران اخبار کو جو حضرات نادہندون مین داخل ہین اور جنکے ذمہ ایک دو سال کے دام چڑہے ہوے ہین بدمعاملگی کے صیغہ مین شمار کرین باین ہمہ پھر بھی اونہین خوش معاملگی کے فقرات سے یاد کرتے ہین اور اونکے لئے دعا مانگتے ہین کہ وہ اپنی عادت کو چھوڑکر داد و ستد مین نیکنامی کا جوہر حاصل کرین کیونکہ بدمعاملگی مین انسان کا وقر جاتا رہتا ہی۔ اور وہ ہر کس و ناکس کے نظر مین حقیر معلوم ہوتا ہے نادہند آدمی سے کوی آدمی اپنا معاملہ نہین ڈالتا کیونکہ اوسکے کرتوت سے وہ پہلے ہی واقف ہوتا ہے اگر کوی بھولے چوکے نادہند آدمی کے ڈابو مین آجاتا ہے تو اوسکے ساتھ آیندہ کو لین دین کرنے سے توبہ کرتا ہے سچ ہی مصرعہ عذابرے سے نہ ڈالے معاملہ دل کا ڈ معاملہ دل سے مراد ہر ایک معاملہ تصور ہو سکتا ہے عذابرے سے کوی معاملہ ڈالے۔ وہی آدمی بھلا ہوتا ہے جو داد و ستد کا کھرا اور صفای کے ساتھ پیش آتا ہے۔ ہم یہہ مضمون لکھہ ہی رہے تھے کہ ایک صاحب ہمارے کرمفرما معاملہ فہم آنکلے وہ اس مضمون کا عنوان دیکھکر حضرت مرزا غالب صاحب مرحوم کا شعر پڑہنے لگے ؎ تم کون سے تھے

ایسے کھرے، داد و ستد کے ڈ کرتا ملک الموت تقاضا کوی دن اور ڈ وہ صاحب ہنس کر فرمانے لگے کہ افسوس دنیا کے معاملہ مین تو انسان امروز فردا کرتا ہے مگر بعض انسان دین کے معاملہ مین بھی امروز فردا کو استعمال مین لاتے ہین۔ چنانچہ نظیر اسکی یہہ ہی کہ حضرات پر اور کا زور و شور دیکھکر مسلمانان عالی ہمت نے زرچندہ سے اخبار منشور محمدی قایم کیا اس بھروسے پر کہ ہمارے بھائی مسلمان اپنی ہمت خداداد کو کام مین لاکر اور غیرت اسلام کے طرف خیال فرماکر منشور محمدی کی معاونت مین سستی اور کوتاہی کو روا نرکھین گے چنانچہ بعض غیرتمندان اسلام مین سے معاونت زرد کاغذ وغیرہ سے کرتے ہین اونہین کے یمن انفاس سے اخبار موصوف نکل کر اپنے مخالفون کے سینہ پر مونگ دلتا ہے اور انکو جواب دندان شکن دیتا ہے۔ مگر افسوس ہزار افسوس اون صاحبون پر جو اوسکے خریداری اور معاونت کے طرف متوجہ نہوے اور یہہ نہ سمجھے کہ اس اخبار سے شادن و شوکت اسلام کی کیسی روشن ہو رہی ہے اور یہہ مخالفون کے حملہ کو کیسا روکتا ہے اور آن سے کیا سینہ سپر ہو ہو کر لڑتا ہے مزید بران ای وای اونپر کہ جو معاونت کرنے سے تو رہے بلکہ دو دو سال کی قیمت بھی ادا نکر سکے واہ اون کی ہمت اور غیرت اور خوش معاملگی کہ اونہین نے اس اخبار کے طرف کچھ بھی خیال نکیا۔

اب ہم اون سے کیا امید رکھین بقول غالب ؎
نہی نہ طاقت گفتار اور اگر ہو بھی تو کس امید پہ کہئے کہ
آرزو کیا ہی تو دیکھو غیرت اسلام اسکو کہتے ہین کہ ترکون
نے غیرت اسلام کو کیسا پورا کر دکھایا جان و مال سے کچھ
دریغ نکیا اپنے پیارے پیارے بی بیان اور ننھے ننھے بچون
کی بھی کچھ پروا نہ کی مصرعہ ؎ ببین تفاوت راہ از کجاست
تا بکجا ۔ ایک یہہ بھی ہمارے بھائی مسلمان ہین کہ دو سال
سے اخبار منشور محمدی کا سیر و مطالعہ کرتے ہین اور معاونت
تو درکنار رہی اصل قیمت دینے سے بھی پہلو تہی کر رہے
ہین ۔ پس ایسے حضرات کی نسبت کیا خیال کیا جاے
حضرت صاحب مہتمم منشور محمدی باعث تقاضای شرافت
کے اپنے اخبار مین اون صاحبون کی فہرست مین لکھتے
تاکہ ہم چشمون مین اونکو خفت اور ندامت حاصل نہو ۔
بڑے افسوس کا مقام ہی کہ جب اونکا یہہ حال اور اونکی
یہہ صورت ہی تو منشور محمدی کا خدا حافظ ہے ۔
کیا ہوا اون کو اور کیا پتھر پڑے اونکی ہمت پر کہ وہ
کچھ بھی خیال نہین کرتے اونکو اپنے آس پاس دیکھکر بھی
کچھ غیرت نہین آتی دیکھو مخالفون کے اخبار مین کسقدر
وصول زرین اسما ہوتے ہین اور بڑے بڑے
رقم درج ہوتے ہین یان برائے نام رقم ہے وہ بھی
ادا نہین ہوتی ہم نہین جانتے کہ وہ حضرات اپنی شادی
و غمی مین اندھا دھند رقم کثیر کیونکر بے دریغ صرف کرتے ہونگے
الحاصل اسوقت ہم اپنے مکرمفرما صاحب مہتمم اخبار منشور محمدی

کی خدمت والا درجت مین بصد منت و سماجت عرض کرتے
ہین کہ وہ بھی پندرہ روز اور انتظار کرکے انکے اسمای مبارک
کی فہرست اپنے اخبار نامدار مین درج کرین اغلب ہے
کہ وہ صاحب جنکے ذمہ زر بقایا سال دو سال کا نکلتا ہی
وہ ہمارے اس التماس کو ملاحظہ فرماکر انکے مطبع مین
بھیجدین گے اور منشور محمدی کی معاونت مین کوتاہی کو
کام مین نہ لاوینگے اور منشور محمدی کی معاونت اپنے
پر واجب و فرض سمجھین گے ۔
منشور محمدی کی معاونت جو یہہ فقیر مضامین سے ہمیشہ
کرتا رہا ہے انشاء اللہ تعالی فی الحال بھی اسیطرح کرتا
رہیگا اگرچہ پچھلے دنون مین بباعث بیماری کے ہاتھ
کو انمشنای قلم نکر سکا بعض احباب جو مضامین لکھنے
مین اپنا نظیر نہین رکھتے وہ بھی ہمیشہ منشور محمدی کی رونق
اپنے مضامین رنگینی سے کرین اور ثواب دارین کا
حاصل کرینگے از مادکرم از شما خوش مرزا موحد جالندہری

اشتہار مسرت بار

ترانہ حجازی جواب نغمہ ظہوری

بعد حمد و صلوۃ کے جملہ اہل اسلام اور کافہ ناظرین کتاب
کو واضح ہو کہ اس زمانہ مین محض تائید غیبی سے چند
سوال حقایق عقلی و نقلی و کشف دقایق خفی و جلی
مقبول بارگاہ لم یزلی مولانا مولوی محمد علی صاحب
کانپوری عم فیضہ نے ایک رسالہ الموسوم بہ ترانہ حجازی
بہ جواب نغمہ ظہوری جسکو پادری عماد الدین نے

مجتہد صاحب لکھنو سے مباحثہ کرکے چھپوایا تھا تصنیف
فرمایا ہی سبحان اللہ یہہ رسالہ کیا ہی گویا دریا کو کوزہ مین
بھرا ہی ہر ایک سوال کا جواب حسب استدعا پادری موصوف
بہ دلایل عقلی دیا ہی مسئلہ شفاعت مین وہ نکات اور
دقایق بیان کی ہین کہ جس سے عقل دنگ رہجاتی ہی
نبوت انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہ اقرار علماے
مسیحی ثابت کردکہایا ہی مسئلہ جہاد کو اس طور سے بیان
کیا ہے کہ ہر ایک منصف مزاج کو اسکے قبول کرنے مین
کوی عذر ہی نہین رہتا قرآنی تعلیم کی عمدگی کے بابت
وہ دلایل حقہ اور براہین شستہ بیان کی ہوے ہین کہ جسکے
سے مخالف چپ چاپ رہجاوے معجزات رسول
اللہ کو ایسا ثابت کردکہایا ہی گویا کہ ایک نقشہ کھینچ
دیا ہے اخیر رسالہ پر کچہ سوال کئے گئے ہین کہ جنکا جواب
کسی پادری گورے کالے سے مدت العمر تک نہ ہوگا
لاریب فیہ کہ یہہ رسالہ اپنی عمدگی مین نظیر نہین رکہتا
اگرچہ اور بہت سے رسالجات طبع ہوچکے ہین مگر
الیسا رسالہ آجتک کم دیکہنے مین آیا ہے بحکم مشک
آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید جب ناظرین ماہرین
اس رسالہ دافعہ ہر جہ کو چشم حق بین سے ملاحظہ
فرماوینگے تو خود بخود اسکی عمدگی کے قایل ہوجاوینگے
یہہ رسالہ اون ہین مولوی صاحب کی تصنیفات مین
سے ہی جنکی اکثر اوقات مختلف آرٹیکل اخبار منشور
محمدی مین طبع ہوکر شایع ہوتے رہے ہین ناظرین

اخبار منشور محمدی انکی تقریر پر تاثیر سے ضرور واقف ہونگے
عیان راچہ بیان۔ چونکہ یہہ رسالہ اس لایق تہا کہ طبع
ہوکر شایع ہوجاوے اسواسطے اس فقیر پر تقصیر نے
محض بہ نظر ہمدردی اسلام یہہ صرف زر اس رسالہ کا
چھپوانا شروع کیا ہی امید کیجاتی ہی کہ اہل اسلام
تمک یہہ رسالہ بہ ہمہ وجوہ چھپ کر طیار ہوجاویگا
اس رسالہ کی جو قیمت خریداروں سے وصول ہوگی
اوسکو بندہ اپنے ذاتی مصارف مین صرف نہین کریگا
بلکہ وہ ایک جداگانہ اسلامی فنڈ سمجہا جاویگا جو وقتا
فوقتا اسی طرح پر اوس سے کتب ردنصاری من
تصانیف علماء محمدی چھپواکر مشتہر اور منتشر کی جاوینگے
اور انکی قیمت اسلامی فنڈ مین داخل کئے جایا کرے
گی جو شخص اس اسلامی فنڈ مین کچہ مدد دینا چاہے
اسکو اختیار ہی پس چونکہ طبع رسالہ مذکور سے کوی
ذاتی فائدہ مدنظر نہین تہا اسلئے نظر بران قیمت ہی
اس رسالہ کی بہت ارزان رکہی گئی ہے اور امید
کیجاتی ہے کہ اہل اسلام اس قیمت پر ضرور رسالہ کو خرید
فرماوینگے اس رسالہ کا خریدنا مساوی ہی اس
بات کے کہ اسلامی فنڈ مین مدد دے دیا یہہ رسالہ
نافعہ قریب ۱۰۰ صفحہ کے سفید کاغذ پر بہ تقطیع متوسط
خوشخط اور صحیح ہوگا قیمت اسکی ۴ بلا محصول ڈاک
اور محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ پس جن صاحبون کو خریداری
رسالہ موصوفہ کی منظور ہو وہ اپنے نام نامی سے مطلع

قیمت پیشگی مطلع فرماوین تاکہ نام نامی انکا فہرست خریداران
مین درج کیا جاوے اور بروقت طیاری رسالہ اونکی
خدمت بابرکت روانہ کیا جاوے کل جلدین اس رسالہ
کے تمک طبع ہونگے شایقین کو ضروری کہ جلدی جلدی
درخواستین روانہ فرماوین - وما علینا الا البلاغ -
اور درخواست خریداری اس پتہ پر آنی چاہئے کہ بہ مقام
خاص ضلع گورداسپور ملک پنجاب پاس مرزا سلطان احمد
کے پہونچے -

اخیر پر عموما بخدمت مہتمم صاحبان اخبارات دینی وملکی
التماس ہی عنایت فرماکر اس اشتہار کو بہ نظر اشاعت
رسالہ اپنے اپنے اخبار مین ایک ایک دو دو دفعہ درج
فرماکر بندہ کو مرہون منت بے پایان وممنون احسان
بیکران فرماوین - اور خصوصا بخدمت مہتمم صاحب اخبار
منشور محمدی عرض ہے کہ آپ دو تین دفعہ اس اشتہار
کو اپنے اخبار مین جگہہ دیجیگا عند اللہ ماجور اور عند الناس
مشکور ہوجیگا - المشتہر بندہ حقیر
مرزا سلطان احمد از ضلع گورداسپور ملک پنجاب

سوال

چہ میفرمایند علماء دین - ومقتدایان ملت حنفیہ متین در صورتیکہ
شخصی غائب شد - وچیزے برائے نفقہ زوجہ خود نگذاشت
کہ آن بیچارہ بسر اوقات خود بآن نماید - وباآنکہ این
ابتلاء عام شدہ - واستدانتہ امرے متعذر - آیا درین
صورت قاضی حنفی را بملاحظہ صوابدید وقت واصلاح

آن حکم مطابق قضای حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ کہ
مذہب دو کس از ائمہ کرام یعنی امام مالک وشافعی
رحمہما اللہ تعالی در قدیم وجماعہ از صحابہ ہم مثل عثمان بن
زد ابن ابی شیبہ - وابن عباس نزد ابو عبیدہ وابن
ابی شیبہ وعلی نزد امام شافعی بیکروایتہ رضوان اللہ
تعالی علیہم ہمین است - میرسد بانہ یہنوا الحق والصواب
توجروا یوم الحساب وان اجری الا علی اللہ رب العالمین

جواب

اقول وباللہ التوفیق بملاحظہ وپاس چندین امور مثل
تضرر زوجہ از جہت عدم وجدان نفقہ وخوف وقوع در
بلیہ زنا کہ درین زمانہ ہمہ وش قیامت ہرگز زنان
مبالات باین اقبح القبایح نمی کنند وبہانہ تعسر بسے
اوقات خود مرتکب این امر شنیع میشوند - علماء متاخرین
بغرض دفع فساد بمقتضای اذا ابتلی ببلیتین
فلیختر اہونہما فتوی بر مذہب امام مالک رح
وشافعی رح کہ تمک ایشان قضای حضرت عمر است
لاباس بہ گفتہ اند - وامام مالک رح در موطا خود تخریج
وے نمودہ ودر صحت وی علماء حدیث را مبالغہ بسیار
است حاجت ذکر ندارد - وصرف ذکر این در کتب طبقہ
اولی بلکہ مقدم بر صحیحین از امام المحدثین شیخ ولی اللہ دہلوی
شاہد بست عدل برین دعوی - ومولینا شاہ عبد العزیز
در عجالہ نافعہ بام الصحیحین ملقب ساختہ فتدبر ودر جامع
الرموز نیز صاحب وی تفریح بآن نمودہ یعنے جواز

افتا بمذہب مالک رح - هذا لفظه - وقال مالک والاوزاعی
الی اربع سنین فینکم عرسه بعدها کما فی النظم فلو افتی به موضع
الضرورة ینبغی ان لا باس به علی ما اظن انتهی معلوم باد که
برعبارت جامع الرموز از عین کتاب نقل حاصل نشده
بلکه در جواب استفتاء همین مسئله از تحریرات علماء لاهور
نقل برداشتم - واصل استفتاء نزد فقیر موجود است
هر کس را که شبهی بخاطر ازین خطور نماید بروے ملاحظه
اصل هست - وشاهد صحت این نقل هست آنچه از شرح بلوغ
المرام من عینه نقل نموده می آید وهو هذا - وهمچنین جواز
حکم وفتوی بفسخ وتفریق نکاح بصورت موجود بودن مالکی
بموضع ضرورت وموقع حرج حسب تصریح خواجه امیر بخاری
وطحطاوی وصاحب نهر وشامی وغیرهم متحقق ومویداوست
قاعدة المشقة تجلب التیسیر کما فی الاشباه والنظائر
وصاحب در المختار در باب نفقه وصدر الشریعة ایضا
در باب نفقه در شرح وقایه الروایة - ومحقق چلپی بر حاشیه
شرح وقایه به نیابت مالکی یا شافعی همه جا بزبل مستحسن
نفقة من اراد التفصیل فلینظر ثمه وشیخ عارف بالله
شیخ ولی الله دهلوے حنفی دو جاے در تصنیفات
خود انتصار مذهب امام مالک نموده در ینجا بانچه در
کتاب ازالة الخفاء عن خلافة الخلفا گفته کفایت نموده
می آید وهو هذا - والاوجه عندی ان المفقود له وجهان
یدخل بهما حاله فی عمومات الشرع احدهما انه فوت
الامساک بالمعروف فوجب علیه التسریح بالاحسان
فاما ان قصر فی التسریح ناب الشرع عنه کما ینوب القاضی
فی بیع مال الماهل - وثانیهما انه میتت فی ظاهر الحال ونحن
نحکم بالظاهر وعلی الاول قول مالک رح اصوب لانه محکوم
علیه بالتفریق بینه وبین زوجته فکان کالمطلق لها فلا
ترجع الیه الان عدتها کعدة المتوفی زوجها عنها لان
الزوج غائب بمنزلة المیت وله نظائر کامراة المجنون
وامراة المعسر وعلی الثانی حکمه بمنزلة من بلغها نعی زوجها
فاعتدت ثم تزوجت ثم حضر الزوج فکان بناء فرقتها
علی خبر کاذب فرو مازعمت واظن عمر رض قد وجه الحکم الی
الامرین بمنزلة القولین للمجتهد فان ذهب القاضی الی
الاول فالامر علی قضاء مالک رح وان ذهب الی الثانی
فالامر علی ما روی اکثرهم عن عمر والله اعلم بحقیقة الحال
انتهی کلامه - ونیز بر ظاهر هست که عمل بمسئله مجتهد فیها
اهون است نسبت بزنا والله اعلم وحکمه احکم وعلمه اتم
والله الموفق وعلیه التکلان -

الملتمس خیرخواه مسلمانان مسکین - م - ر - ن - از سیالکوٹ
مدرس امرکن مشن اسکول مورخه ۱۲ صفر المظفر ۹۵ھ ہجری

قسطنطنیہ

اور یہی ذکر ہے کہ حضرت سلطان نے روس سے کیون
صلح کر لی کیا ہم لوگون کی کچھ بھی حقیقت نہ سمجھی گئی جو
روس کو بلوا کے جاتے ہی بلا روک ٹوک آنے
دیا کیا ہم لوگون مین اتنی بھی طاقت نہین تھی کہ ہم روس
سے اگر لڑ نہ سکتے تو موسم بہار تک تو ضرور روکتے

ہم پہلے ہی سے دہائی اور واویلا مچا رہے تھے کہ ہمکو جب عالی سے لڑنے کی اجازت ہوجاے اور چند بار عرضیان بھی گذرانین مگر جب جواب ملا بھی ملا کہ ابھی کچھ حاجت نہین ہی اگر موقع ایسا ویسا ہوگا تو ہم خود فوج کی کمان کرینگے ایسے جوابون سے ہم مجبور رہتے نہ ہم کو لڑنے بن آتی تھی نہ رہتے بن آتی تھی اور ہم کو امید تھی کہ اول تو روس کی اتنی طاقت نہین ہے کہ وہ قسطنطنیہ کے قریب آسکے کیونکہ ترکی فوج نے خدا کی عنایت سے روسی فوج کو خوب جانچ لیا ہے اور ہر طرح سے آزما لیا ہے دوسرے اگر خدانخواستہ روسیون نے بلقان سے اس طرف قدم بڑہایا بھی تو حضرت سلطان المعظم ضرور اگر آپ تشریف نہ لیجائینگے تو اپنی رعیت کو اجازت فرمائینگے اور جو روس نے ادریانوپل سے آگے قسطنطنیہ کی طرف پیش قدمی کی تو نشان محمدی ضرور نکالا جائیگا کہ جس سے تمام اہل اسلام کو جوش پیدا ہوجائیگا اور اپنے ننگ و ناموس کی حفاظت کے واسطے کوشش کرینگے اور روس کو آنے نہ دینگے لیکن وہ سب ہمارے خیال خام نکلے ہم نہین جانتے کہ یہہ کیا بھید ہے کہ پلونا کے جاتے ہی بربادی کی شکل پیدا ہوگئی اور وہ باتین ظہور مین آرہی ہین جنکا گمان بھی نہین تھا کیونکہ وہی روسی ہین ہمارے دشمن جنکا نام لینے سے ہر ایک کو جوش و خروش ہوتا تھا یا آج یہہ دن ہے کہ روسی قسطنطنیہ مین چلتے پھرتے نظر آتے ہین اور ہمارا اتنا بھی بس نہین چلتا کہ ہم انکو کچھ کہہ سکین الغرض طرح طرح کی باتین اور افواہین یہان ہوتی ہین اور یہہ شور و غل ہر ایک جگہہ برپا ہی کہ منتظم لوگون نے نمک حرامی کرکے ملک کو برباد کردیا اور سلطان کو مجبور کرادیا اور واقع مین بھی اصل حال روسیون کے یہان تک آنیکا یہی ہے کہ درحقیقت نمک حرام لوگون نے سازش کرکے یہہ حال دکھایا اور ہزارون کی بربادی کرائی اور ایسی بڑی سلطنت کو شرمندہ اور نادم کرایا اگر یہہ لوگ انتظام عمدہ کرتے اور عثمان پاشا کو مدد دیجاتی تو ہرگز ہمکو یہہ دن دیکھنا نصیب نہوتا اور حضور سلطان المعظم کی نسبت جو لوگ الزام لگاتے ہین یہہ سراسر اونکی غلط فہمی ہے کیواسطے کہ حضرت سلطان نے لڑائی سے پہلے ہی مجبتین تمام کرتے تھین اور وزیرون سے عہد و پیمان کرلیا تھا اور وزیرون نے اقرار ہر ایک امر کا کرلیا تھا بلکہ یہان تک کہ حضرت سلطان المعظم نے ارشاد فرمایا تھا۔

دوراندیشی سلطان المعظم

ابھی کچھ عرصہ نہین گذرا جو کامل طور پر مجکو حال ہر ایک امر کا معلوم ہو لیکن اتنا مجکو معلوم ہے کہ بہ نسبت سال گذشتہ کے اب کے سال ملک کی آمدنی مین کمی رہی ہے اور یہہ ہی خوف جانتا ہون کہ اگر مین نے لڑائی کا اشتہار دیدیا اور روس سے مقابلہ ہوگیا اور برس پھر جیسے لڑائی ہوتی رہی اتنا روپیہ کہان سے آئیگا آخر درجہ سلطنت

کو زیر باری اٹھانی پڑے گی اور مفت مین تمام دنیا کی
ندامت اٹھانی ہوگی پس اس سے بہتر یہہ ہے کہ تم لوگ اس
امر مین خوب سوچ سمجھ لو مین یہہ نہین چاہتا ہون
کہ بندگان خدا مفت مین مارے جائین یا تکلیف مین
مبتلا ہون اگرچہ روس ظلم پر امادہ ہی اور مجکو معلوم
ہوتا ہی کہ وہ بے جنگ کئے باز نہ آئیگا اور مین یہہ
خوب جانتا ہون کہ روس کے ارادہ کے موافق مجکو
بھی ہتیار اوٹھانے پڑینگے مگر پھر بھی مین اسبات
کو بہتر سمجھتا ہون کہ خدا کے بندے ناحق نہ مارے
جائین ہان اگر اپنا گھر کامل بندوبست کے ساتھ دیکھا
تو مضایقہ نہین پھر اوسوقت کرنت کی جائیگی چنانچہ
اس امر مین گفتگو جمعہ کے روز خاص پارلیمنٹ کے
مکان مین ہوئی تھی اور منبر پر جلوہ نما ہوکر حضرت سلطان
الکرم نے ایک گھنٹہ کامل تقریر کی تھی اور ایک بار
منبر پر سرو قد ہوکر باواز بلند صاف فرمایا تھا اوسوقت
جلسہ مین تخمینا دس بارہ ہزار رئیس اور درباری
آدمی موجود تھے اور سب کرسیون پر بیٹھے تھے۔

تقریر سلطانی کہ ای میرے رفیق مین
ایک نیا آدمی تم مین اگر شامل ہوا ہون اور تم کو
اس سلطنت کا حال بخوبی معلوم ہے کہ ہمیشہ سے
یہہ سلطنت نیابت رسول کریم کین ہے اور ہمیشہ
تم لوگ اپنے ملک کی کوشش کرتے آئے ہو اور
ہمارے تمہارے بزرگون نے اللہ کی راہ مین جانین

دین اور مال خرچ کردالے مگر دشمن کے ہاتھون سے
اپنے ملک کو بچایا اور کسی طرح سے درگذر نکی تم کو یاد
ہوگا کہ کریمیا کی لڑائی مین کیا کیا کچھ ترکون نے بہادریان
کین اور کسطرح سے دشمن پر اون کو خدا نے غالب
کیا اگرچہ مجکو اوسوقت ہوش نہ تھا مگر مین دیکھتا ہون
کہ تواریخون مین تمام حالات درج ہین عمر پاشا
مرحوم نے کیا اچھا انتظام کیا تھا کہ جسکے واسطے ہر ایک
بشر کی زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے کہ اللہ نورانی
کرے عمر پاشا کی قبر کو۔

پس اے میرے پیارے بھائیو مین خدا تعالی سے
امید رکھتا ہون کہ تم لوگ خوب سوچ سمجھ کر مجکو صلاح
دوگے اور اپنی طاقت کو اچھی طرح سے دیکھ لوگے
تاکہ بعد مین کسی طرح کی دقت نہ اٹھانی پڑے اور جسوقت
مجکو خداوند کریم یہہ کام شروع کیا جائیگا اوسوقت
تم لوگون کو ہر ایک طرح سے کوشش کرنی پڑیگی
اگرچہ یہہ مین جانتا ہون کہ عمر پاشا مرحوم کا سا
انتظام ہونا بہت مشکل معلوم ہوتا ہے کیونکہ روس
نے اپنا کامل فوج سے بندوبست کر رکھا ہے اور
اپنے ملک سے وہ اپنی فوج کو سرحد کی طرف کسی حیلہ
سے روانہ کر چکا ہے لیکن تاہم مین اپنے خداوند
وحدہ لاشریک کے بھروسہ پر ہون اور خوب
جانتا ہون کہ اگر روس سے لڑائی ہوگئی تو خدا تعالے
اپنی مدد کریگا مگر شرط اسمین یہہ ہے کہ تم لوگون کو

اتفاق اور انتظام کرنا ضرور پڑیگا کیونکہ انہین دونون باتون سے برکت اور برخلاف ان دونون باتون کے حرکت ہوجاتی ہے اب تم کہو مجکو کیا مشورہ دیتے ہو یہہ بات کہکر حضرت سلطان المکرم بیٹھ گئے اور لوگ بھی اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے اور سب نے ایک دوسرے سے مشورہ کرکے بڑے بڑون کو اپنا پیش امام قرار دیا اور سرفراز کھڑے ہوکر عرض کی کہ اے ہمارے سر کے تاج اور ہمارے دین کے ستون ہم آجکے دن کو بہت بزرگ تصور کرتے ہین کہ آپ جیسا آفتاب ترک اور ماہتاب عرب اسوقت ہم خاکسارون مین جلوہ کر ہے ہم کو کمال فخر ہے خداوند کریم آپ کی عمر دولت مین برکت دے اور رحمت عطا فرماے اور رہتی دنیا تک آپ کو ہمارے سر پہ سلامت رکھے مگر ہم کو افسوس اور رنج اسبات کا ہی کہ گویا صبح ہوتے ہی دشمن نے سر اٹھایا ہے معلوم ہوتا ہے کہ چند روز آپ کے دشمنون کو دشمن کی سرکوبی کے باعث تردد اوٹھانا ہوگا مگر ہم خدا عزوجل کی بارگاہ مین دست بدعا ہین کہ اے خداوند تو ہمارا شہنشاہ بے پرواہ ہے اور ہم تیرے عاجز بندے تجھسے باعجز وانکسار عرض کرتے ہین کہ تو ہمارے اس نوجوان خوش خلق خندہ پیشانی رحم دل بادشاہ کو دشمن پر فتحیاب کرنا اور ہم سب کو اپنے حبیب کے طفیل سے اسکے زیر سایہ رکھنا بعد اس دعای خیر کرنیکے سب نے کہا آمین۔

جواب رعایا پھر اون پیشواون نے جنکو تم لوگون نے اپنا امام مقرر کرکے حضرت سلطان کے روبرو پیش کیا تھا اونہون نے عرض کی کہ آپ کے رعایا مین سے کسی کو منظور نہین ہے کہ دشمن کے سوال قبول کرنے جائین بلکہ برخلاف اوسکے دعوے کے وہ جو جنگ کی دھمکی سے مجبور کرتا ہے اوسکے مطابق جواب دیا جاے اگر جنگ پر وہ آمادہ ہے تو یہان کسکو انکار ہے کیونکہ قدیم سے اس سلطنت کا رقیب اور دشمن روس درپے جنگ ہوتا آیا ہے اور ہمیشہ ایک نہ ایک حیلہ نکال کھڑا کردیتا ہے۔ پس ہم لوگ جان ومال سے غلامی مین حاضر ہین اور کسی طرح سے درگذر نکرینگے ہم یہہ نہین چاہتے کہ دشمن کے قول کو پورا کیا جاے اور اسکے دباوسے صوبجات ماتی نگرو ہرزیگوینا بوسینا وغیرہ کو آزادی دیجاے کیونکہ اسمین سلطنت کی ہتک ثابت ہوتی ہے قدیم سے یہہ سلطنت دشمن کی سرکوبی کرتی آئی ہے اگرچہ روس کے پاس سامان جنگ مہیا ہے جسکے باعث وہ زور شور پر ہے لیکن ہمکو اپنے خدا کا بھروسہ ہی کہ جو ہمیشہ اس سلطنت کا حامی ومددگار رہے اب بھی وہی مددگار رہے گا۔

مکرر تقریر سلطانی بعد اس گفتگو کے حضرت سلطان المعظم نے مکرر فرمایا کہ کیا تم لوگ اسی مین راضی ہو کہ مین اپنی تلوار کو برہنہ کرون۔